چال باز الڈر
فن لینڈ کی لوک کہانی
مصنف: مولی کلارک
اُردو ترجمہ: محمد زبیر

چال باز الڈر

فن لینڈ کی لوک کہانی

مصنف: مولی کلارک

اُردو ترجمہ: محمد زبیر

ایک زمانہ میں فن لینڈ کے ایک گاؤں میں، الڈر نام کا ایک چال باز رہتا تھا۔ لوگ اسے چالباز الڈر کے نام سے بلاتے تھے۔ الڈر لوگوں کو الو بنانے میں بہت ماہر تھا۔

پر اس گاؤں میں ایک آدمی تھا جسے لگتا تھا کہ الڈر اسے الو نہیں بنا سکتا تھا۔

وہ آدمی ہمیشہ ایک بڑی بکری پر سواری کرتا تھا۔ اس لیے لوگ اسے بکری سردار بلاتے تھے۔ ایک دن بکری سردار کی ملاقات الڈر سے ہوئی۔ اس وقت الڈر ایک بھوج پتر کے درخت کی طرف جھک کر کھڑا تھا۔

"الڈر، تم چالباز ہو سکتے ہو،" بکری سردار نے کہا۔ "پر تم مجھے چکما نہیں دے سکتے"!

"میں تمہیں بھی الو بنا سکتا ہوں،،" الڈر نے کہا، "پر میں چالبازی کا اپنا تھیلا ابھی گھر بھول آیا ہوں،۔"

"ارے، پھر جلدی سے اپنا چال بازی کا تھیلا لیکر آؤ۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کون کس کو الو بناتا ہے!" بکری سردار نے کہا۔

"میرے لیے وہ کرنا ابھی ممکن نہیں ہے،" الڈر نے کہا، "کیونکہ میں ابھی اس بھوج پتر کے درخت کو گرنے سے روکے ہوئے ہوں،۔ اگر میں اسے چھوڑ کر گیا تو پھر درخت گر جائیگا۔"

"چلو تب تک میں تمہارے لیے درخت کو گرنے سے روک کر رکھتا ہوں،،" بکری سردار نے کہا۔ بکری سردار درخت کو سہارا دے کر کھڑا رہا اور الڈر اس کی بکری پر سوار ہو کر گاؤں کی طرف چلا۔

کچھ دیر بعد بکری سردار درخت کو پکڑے پکڑے تھک گیا، پر چالباز الڈر اپنا تھیلا لیکر واپس ہی نہیں آیا۔

آخر میں تھک کر بکری سردار درخت کو چھوڑ کر گاؤں کی طرف چلا۔ تب اسے بہت تعجب ہوا جب درخت بالکل بھی نہیں گرا۔ اس نے کہا، "الڈر نے اس بار مجھے ضرور چکما دیا ہے، پر وہ آیندہ مجھے پاگل نہیں بنا پائیگا۔ "

پھر وہ بکری سردار دوڑا دوڑا گاؤں واپس گیا۔ وہ الڈر اور اپنی بکری کو ڈھونڈھنا چاہتا تھا۔

راستے میں اسے ایک تالاب دِکھا۔ الڈر نے تالاب میں ایک بکری کی کھال پھینکی تھی۔ وہ کھال تالاب کے درمیان میں تیر رہی تھی۔ جب بکری سردار نے اس کھال کو دیکھا تو اس نے کہا، ”لگتا ہے میری بکری، تالاب میں تیر رہی ہے!“

پھر اس نے اپنا کوٹ اتارا اور جوتے اتارے۔ اس کے بعد وہ بکری کو واپس لانے تالاب میں کودا۔

جب بکری سردار تالاب کے درمیان پہنچا تب الڈر، بکری لیکر پیڑوں کے پیچھے سے نکل کر باہر نکلا۔

اس نے بکری سردار کا کوٹ اور جوتے اٹھائے۔ پھر وہ بکری پر سوار ہو کر گاؤں کی اور چلا۔

جب بکری سردار کو کوٹ اور جوتے غائب ملے تو وہ چلّایا، "الڈر نے مجھے دوبارہ پاگل بنایا ہے، پر وہ اب مجھے اُلّو نہیں بنا پایےگا۔"

اسکے بعد الڈر، بکری، کوٹ اور جوتوں کو تلاش کرنے گاؤں کی طرف چلا۔

کچھ دیر چلنے کے بعد اسے اپنا ایک جوتا سڑک پر پڑا مِلا۔ اس نے کہا، "ایک جوتے سے بھلا کیا فائدہ، دونوں جوتے ہوتے تو اچھا ہوتا۔"

وہ اس اکیلے جوتے کو چھوڑ کر گاؤں کی طرف واپس لوٹا۔

کچھ دیر بعد اسے سڑک پر دوسرا جوتا بھی دکھائی دیا۔ اس نے دوسرا جوتا اور اٹھایا اور پھر پہلے جوتے کو لانے کے لیے واپس لوٹا۔ پر پہلا جوتا اب وہاں سے غائب تھا کیونکہ چال باز الڈر، اسے وہاں سے پہلے ہی لے جا چکا تھا۔

بکری سردار نے اپنی مٹھی بھینچی اور زور سے چلایا۔ "الڈر نے مجھے تین بار چکمہ دیا ہے، پر وہ آگے سے مجھے الو نہیں بنا پایگا۔"

اسکے بعد وہ الڈر، بکری، کوٹ اور جوتوں کو تلاش کرنے گاؤں کی طرف چلا۔

آخر کار بکری سردار، الڈر کے گھر پہنچا۔

جب الڈر نے اسے آتے ہوئے دیکھا تب اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک خرگوش نکال کر اپنی بیوی کو دیا۔

پھر وہ اپنی چھت کے اوپر والے چھوٹے کمرے میں جا کر چھپ گیا۔

الڈر کی بیوی دروازے پر خرگوش کے ساتھ گئی۔

بکری سردار نے پوچھا، "کیا الڈر گھر پر ہے؟"

"نہیں،" الڈر کی بیوی نے کہا، "وہ جنگل گئے ہیں۔ آپ اندر آیئے میں
ابھی انہیں بلانے کے لیے اس خرگوش کو بھیجتی ہوں۔"

"پھر وہ اس خرگوش کو لیکر اندر گئی۔

بیوی نے اوپر کے کمرے میں جاکر خرگوش کو الڈر کو تھما دیا۔ پھر وہ دوڑ کر دوبارہ بکری
سردار کے پاس آئی۔

کچھ دیر بعد الڈر دروازے پر آیا۔ اسکے ہاتھ میں وہی خرگوش تھا۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا،
"وہ خرگوش مجھے بلانے آیا تھا۔ اسلئے میں دوڑادوڑا گھر آیا ہوں،۔"
بکری سردار اس خرگوش کو بڑی حیرانگی سے دیکھتا رہا۔

"تمہارے پاس تو بڑے غضب کا خرگوش ہے،" بکری سردار نے کہا۔ "کیا تم اسے مجھے بینچوگے؟"
"تم چاہو تو پچیس روبل میں اسے خرید سکتے ہو،" الڈر نے کہا۔
پھر بکری سردار نے الڈر کو پچیس روبل دیے، اور الڈر نے بکری سردار کے ہاتھوں میں اس خرگوش کو تھمایا۔
پھر بکری سردار اس خرگوش کو لیکر خوشی خوشی اپنے گھر گیا۔

گھر پہنچنے کے بعد بکری سردار نے بیوی سے سوپ بنانے کو کہا۔

اس نے کہا، "میں لکڑی کاٹنے کے لیے جنگل جا رہا ہوں،۔ جب سوپ تیار ہو جائے تو تم اس خرگوش کو چھوڑ دینا۔ وہ مجھے جنگل سے بلا کر لے آئیگا۔"

اسکے بعد بکری سردار کلہاڑی لیکر جنگل گیا۔ وہ بہت دیر تک لکڑی کاٹتا رہا۔ آخر کار وہ تھک کر ایک دم پست ہو گیا۔ لیکن خرگوش اسے بلانے کے لیے نہیں آیا۔

بالآخر وہ گھر واپس گیا۔ اس نے اپنی بیوی سے پوچھا، "تم نے اس خرگوش کو مجھے بلانے کے لیے کیوں نہیں بھیجا؟"

"میں نے دروازے کے باہر خرگوش کو چھوڑا اور اسے تمہارے پاس جانے کو کہا۔ پر وہ خرگوش سیدھا الڈر کے گھر کی طرف بھاگا۔"

پھر بکری سردار نے اپنی مٹھیاں بھینچی اور وہ چلایا، ''الڈر نی مجھے چار بار پاگل بنایا ہے۔
پر اب میں دوبارہ کبھی الو نہیں بنونگا۔''
پھر وہ اپنی بکری، کوٹ اور جوتے لینے الڈر کے گھر چلا۔

جب الڈر نے بکری سردار کو اپنے گھر کی طرف آتے دیکھا، تب وہ کچھ چاندی کے سکے
لیکر اصطبل کی طرف دوڑا۔
اس نے ان سکوں کو گھوڑے کی پونچھ میں چھپا دیا۔
اسکے بعد وہ گھوڑے کو کالے چنے کھلانے لگا۔

بکری سردار نے الڈر کی بیوی سے پوچھا، "کیا الڈر گھر پر ہے؟"

"ہاں،" الڈر کی بیوی نے کہا، "وہ اصطبل میں ہیں۔"

بکری سردار جب اصطبل میں پہنچا تو الڈر گھوڑے کو کالے چنے کھلا رہا تھا۔

"تم اپنے گھوڑے تو کالے چنے کیوں کھلا رہے ہو؟"

"میں آپ کو ابھی دِکھاتا ہوں،، کہ میں اپنے گھوڑے کو کالے چنے کیوں کھلاتا ہوں،،" الڈر نے کہا۔

پھر الڈر نے گھوڑے کو ایک چھڑی سے چھوا۔ تب گھوڑے نے اپنی پونچھ ہلائی اور پھر چاندی کے سکے نیچے گرنے لگے۔

بکری سردار چاندی کے سکوں کو اس طرح گرتے ہوئے دیکھ کر ایک دم ہکا بکا رہ گیا۔

"تمہارا گھوڑا تو بڑے غضب کا ہے،" بکری سردار نے کہا۔ "کیا تم اسے بیچوگے؟"

"اسکے لیے آپ کو پانچ سو روبل دینے ہونگے،" الڈر نے کہا۔

پھر بکری سردار نے الڈر کو پانچ سو روبل دیا اور الڈر نے بکری سردار کو اپنا گھوڑا دیا۔

پھر بکری سردار گھوڑے پر سوار ہو کر گھر وپس چلا۔

گھر واپس پہنچ کر اسنے اپنی بیوی سے کہا، "دیکھو میں کتنے غضب کا گھوڑا خرید کر لایہ ہوں،!"

پھر بکری سردار نے گھوڑے کو چھڑی سے چھوا۔ گھوڑے نے اپنی پونچھ ضرور ہلائی پر کوئی بھی سکہ نیچے نہیں گرا۔

بکری سردار نے ایک بار پھر سے اپنا سر پیٹا، "الڈر مجھے پانچ بار ٹھگ چکا ہے، پر اب میں اسکے چکمے میں نہیں آؤنگا۔"

پھر وہ اپنی بکری، کوٹ، جوتے اور روبل لینے الڈر کے گھر چلا۔

راستے میں بکری سردار کو اسکا چھوٹا بھائی ملا۔ اسنے اپنے بھائی کو پوری کہانی سنائی
کہ کس طرح الڈر نے اسکی بکری، کوٹ، جوتوں اور روبل ہتھیا لیے تھے۔

اسکے بھائی نے کہا، "میرے پاس ایک بڑا بورا ہے۔ ہم الڈر کو پکڑ کر اس بورے
میں بند کر کے اسے ندی میں پھینک دینگے۔ پھر الڈر کبھی کسی کو الو نہیں بنا پایگا۔

اسکے بعد بکری سردار اور اسکے بھائی نے الڈر کو بورے میں ڈالا۔ انہوں نے
بورے کا منہ رسی سے باندھا اور پھر اسے ندی میں پھینک دیا۔

کچھ دیر بعد بورا تیرتا ہوا کنارے پر آگیا۔ پھر بکری سردار اور اسکے بھائی نے
ایک لمبے بانس سے دوبارہ بورے کو ندی کے بیچ میں ڈھکیلا۔

پر الڈر کی جیب میں ایک چاقو تھا۔

اس نے بورے کی رسی کاٹی اور باہر نکل آیا۔

پھر اس نے بورے کو پوال اور پتھروں سے بھرا اور دوبارہ اسے سِلا۔

اسکے بعد الڈر ایک درخت کے پیچھے چھپ گیا۔ اس نے بکری سردار اور اسکے بھائی کو ایک لمبا بانس لاتے دیکھا۔ انہوں نے بورے کو ندی کے بیچ میں ڈھکیلا۔

اسکے بعد الڈر دو دنوں تک گاؤں نہیں آیا۔

پھر اس نے دس گائیں خریدیں۔ وہ ان گایوں کو ہانکتے ہوئے بکری سردار کے گھر کے سامنے سے لے گیا۔

بکری سردار اور اسکا بھائی الڈر اور اسکی دس گایوں کو، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے رہے۔

"الڈر، تم یہ گائیں کہاں سے لائے؟"

"ارے،" الڈر نے کہا، "مجھے یہ گائیں پانی کے نیچے ملیں۔ وہاں پر سیکڑوں ایسی گائیں ہیں، پر میں صرف دس ہی لا پایا۔"

"مجھے بھی بورے میں باندھ کر ندی میں پھینکو،" بکری سردار نے کہا۔ "مجھے بھی کچھ گائیں چاہئیں۔"

پھر الڈر نے بکری سردار کو بورے میں باندھ کر ندی میں پھینکا۔

کچھ دیر بعد بکری سردار چیخنے چلاّنے لگا۔ تب الڈر نے بکری سردار کے بھائی سے کہا،

"دیکھو، وہ گایوں کو بلا رہا ہے۔"

پھر بکری سردار کے بھائی نے کہا، "مجھے بھی ایک بورے میں باندھ کر ندی میں پھینکو۔ میں بھی وہاں سے کچھ گائے لیکر آؤنگا۔"

پھر الڈر نے اسے بھی بورے میں باندھ کر ندی میں پھینکا۔

کچھ دیر بعد بکری سردار کا بھائی بھی چیخنے چلاّنے لگا۔

کچھ دیر بعد الڈر نے ایک لمبے بانس سے دونوں بوروں کو ندی سے باہر نکالا۔ اس نے بوروں کے منہ کی رسی کاٹی جس سے بعد دونوں لوگ بوروں سے باہر نکل پاے۔

الڈر اس دونوں کو دیکھ کر بہت زوروں سے ہنسا۔ اس نے بکری سردار سے پوچھا، "بتاو، میں نے تمھیں کتنی بار الو بنایا؟"

"تم نے مجھے چھ بار پاگل بنایا۔ پر اب میں پھر سے دوبارہ الو نہیں بننا چاہتا ہوں،۔"

اس کے بعد الڈر نے بکری سر دار کو اس کی بکری، کوٹ اور جوتے واپس لوٹا دیے۔

اس نے روبل اپنے پاس ہی رکھے، کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ بکری سر دار یاد رکھے کہ چال باز الڈر نے اسے چھ بار الو بنایا تھا۔